باب: 17

امام حسنؓ

(Imam Hasan bin Ali rza, 625-671 AD)

آپ کا نام حسن، ابو محمد کنیت، ریحانۃ النبی خطاب، اور شبیہ رسول لقب ہے۔ آپ سنہ 3ھ کو ماہ رمضان میں پیدا ہوئے۔ حضرت حسنؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور حضرت علیؓ اور حضرتہ فاطمہؓ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے 8 سال تک اپنے نانا کے دامنِ محبت میں پرورش پائی۔ نبی کریمؐ کو آپ اور آپ کے بھائی حسینؓ سے غیر معمولی محبت تھی۔ آپ کے نانا کا سایہ اٹھنے کے بعد آپ کی ساری تعلیم اور تربیت کی ذمہ داری حضرت علیؓ کے ذمہ ہو گئی۔

مذہبی علوم کے علاوہ اپنے زمانے کے مروجہ فنون میں حضرت حسنؓ کو بہت اچھی knowledge اور گہرا ادرک تھا۔ آپ ایک باکمال شاعر تھے۔ خطابت تو آپ کو اپنے والد سے ورثہ میں ملی تھی۔ آپ کے خطبات اہلِ ادب کی کتابوں میں متعدد مقامات پر ملتے ہیں۔ حضرت حسنؓ کے فضائلِ اخلاق میں استغناء (contentment) اور بے نیازی (gratification) سرفہرست ہے۔ ضبط و تحمل بھی آپ کے امتیازی وصف میں سے ایک تھا۔

حضرت علیؓ سے دمِ آخر جب لوگوں نے حضرت حسنؓ کی جانشینی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ " میں نہ حکم دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں، تم لوگ زیادہ بہتر سمجھتے ہو"۔ بہرحال قیس بن سعد انصاریؓ نے سب سے پہلے حضرت حسنؓ سے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ جس کے فوری بعد تقریباً تمام اہلِ عراق نے آپ سے بیعت کی۔ یوں آپ، رمضان سنہ 40ھ میں خلافت پر فائز ہوئے۔

امیر معاویہؓ شروع ہی سے پورے عالمِ اسلام پر حکومت کرنے کی تمنا رکھتے تھے۔ لیکن حضرت علیؓ کی موجودگی نے انہیں شام اور مصر تک محدود رکھا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ان کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہوتی نظر آئی۔ چنانچہ انہوں نے فوراً ہی عراق پر فوج کشی کر دی۔ حضرت حسنؓ کو خبر ملی تو آپ نے قیس بن سعد انصاریؓ کو 12,000 فوج کے ساتھ مقابلہ کے لیے مدائن روانہ کر دیا۔ عراقی فوج کے مدائن پہنچنے کے

Siddiqui Publications

بعد کسی نے افواہ اُڑادی کہ قیس بن سعد انصاریؓ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ اس خبر کے اُڑتے ہی عراقی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ دوسری طرف کچھ لوگوں نے حضرت حسنؓ کے خیمہ پر بھی حملہ کر کے اسے لوٹ لیا۔

دراصل شامی فوج سے دو مورچوں پر لڑائی ہو رہی تھی۔ ان میں سے ایک کی کمان خود حضرت حسنؓ کر رہے تھے۔ جب کہ دوسرے کے سپہ سالار، قیس بن سعدؓ تھے۔ اس دوسرے مورچہ پر تو خونریز جنگ جاری تھی لیکن خود حضرت حسنؓ کی فوج نے عین میدانِ جنگ میں لڑائی سے انکار کر دیا۔ اپنی ہی فوج کا یہ رنگ دیکھ کر آپ مصالحت پر مجبور ہو گئے۔ چونکہ آپ مسلمانوں کے خون کی قیمت پر خلافت نہیں کرنا چاہتے تھے لہٰذا آپ نے قیس بن سعدؓ کے پاس پہنچ کر انہیں بھی جنگ بند کر دینے کا حکم دیا۔ حضرت حسنؓ نے امیر معاویہؓ کے سامنے صلح کے لیے اپنی چند شرائط رکھیں جسے انہوں نے بلا تأمل قبول کر لیا۔ اس کے بعد حضرت حسنؓ نے امیر معاویہؓ کے حق میں دست برداری کا اعلان کر دیا۔

دیکھا جائے تو حضرت حسنؓ کی طرف سے اس مصالحت کے نتائج ملک وملت کے لیے بہت مفید ثابت ہوئے۔ ملک میں درحقیقت امن وسکون پیدا ہوا اور حضرت عثمانؓ کے آخری عہد سے لے کر اِس وقت تک مسلمانوں کی جو طاقت اندرونی محاذ آرائی میں پارہ پارہ ہو رہی تھی وہ ملک کی اصلاح وترقی اور دشمنوں سے نمٹنے میں استعمال ہونے لگی۔ اسی لیے اس سنہ کو "عام الجماعۃ" یعنی اتحاد واتفاق کا سال کہا جاتا ہے۔

تاہم حضرت حسنؓ کی دستبرداری کے اعلان کے بعد یہ بھی ہوا کہ شیعہ لوگوں کی طرف سے حضرت حسنؓ کو مختلف گستاخانہ القابات سے پکارا جانے لگا جسے آپ نے نہایت صبر وتحمل سے برداشت کیا۔ خارجی تو اس مصالحت کے رویہ سے اس قدر برہم ہو گئے کہ انہوں نے حضرت حسنؓ کو کافر قرار دے کر ان پر قاتلانہ حملہ بھی کر دیا۔ حضرت حسنؓ اس حملہ کے نتیجہ میں شدید زخمی بھی ہو گئے۔

دست برداری کے اعلان کے بعد آپ کوفہ چھوڑ کر مدینہ آگئے۔ اور اپنی بقیہ پوری عمر یہیں پر گذاری۔ آپ کی مدتِ خلافت صرف 6 سے 7 ماہ تک کی ہے۔

سب سے بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ خود آپ کی اہلیہ بھی آپ کی دشمن ثابت ہوئیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے آپ کو زہر دے دیا۔ اس سے آپ کے قلب وجگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کر خون کے ساتھ باہر آنے لگے۔ تمام تر کوششوں کے باوجود کسی طور افاقہ نہ ہو سکا۔ آخر کار حضرت حسنؓ ربیع الاول سنہ 50ھ (671ء) میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

Siddiqui Publications